رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۸۴ | موٴرخہ ۹ رمئی سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۳۰ر شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

خطبہ جمعہ ۶ر مئی ۱۹۲۱ء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ حضور کی طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔

حضرت ام المؤمنین کو خدا کے فضل سے آرام ہے۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے خاص طور پر تعلیم دین میں مصروف ہیں۔

مکرمی میر قاسم علی صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے لئے ایکہزار روپیہ انعام کا اشتہار شایع کیا ہے۔ جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جائیگا ٭

اخبار احمدیہ

انجمن قرضہ میں امداد کے

۲۱ر اپریل کے الفضل میں ہماری فی ماہ آمدنی اور ہماری مشکلات کے عنوان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جو خطبہ جمعہ چھپا ہے۔ نیز خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے فرائض بڑھ رہے ہیں کے عنوان سے جو ایڈیٹوریل درد دل سے لکھا گیا ہے اس کے ماتحت خادم بجائے ادائے قرض انجمن مبلغ چار روپیہ اور حضرت مفتی صاحب کے اخبار امریکہ کے واسطے ایک روپیہ ہر ماہ انشاء اللہ دیگا۔ دوسرے بھائی بھی اسی طرح انجمن کی خدمت نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں ٭

خادم محمد طیب اللہ احمدی پوسٹ بھرت پور ضلع مرشد آباد

بذریعہ خواب بیعت کرنیوالے صاحب اپنا پتہ لکھیں

ایک صاحب جنھوں نے حال میں خواب کی بناء پر بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی ہے۔ خط میں اپنا پتہ لکھنا بھول گئے ہیں مہربانی کر کے وہ اپنے پورے پتہ سے حضرت اقدس کو اطلاع دیں۔ خط حسب ذیل ہے:۔

"بخدمت شریف جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خواب میں میری شکل نظر آئے۔ وہ خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا مجھے خواب آئی تھی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلیفہ مہدی ہے۔ اور میں نے دیکھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا اور بعد اس کے منشی شہاب الدین سے وعظ کلام سُنا تو زیادہ اعتقاد ہو گیا۔ میری بیعت قبول فرمایئے"!

مسٹر گاندھی اور الہام کے مضمون کے متعلق ایک مفید تحریک

اخبار الفضل مورخہ ۲۸ اپریل میں جو آرٹیکل بعنوان مسٹر گاندھی اور الہام چھپا ہے یہ ایسا ہے۔ کہ اس کی کثرت سے اشاعت ہو۔ تاکہ اخبار الفضل کے ناظرین کے علاوہ بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر یہ تجویز منظور ہو جائے۔ تو میں دس روپیہ اس کے لئے دونگا۔ خاکسار شاہ عالم احمدی۔ جہلم

(ایڈیٹر) دوسرے احباب بھی اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرماویں ؛

احمدی جماعتوں کے امیر

حضرت اقدس نے جماعت شہر سیالکوٹ و جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کے امیروں کا تقرر بطریق ذیل منظور فرمایا ہے۔

(۱) سید عبد السلام صاحب بی اے۔ شہر سیالکوٹ۔ چھاؤنی سیالکوٹ اور جماعتہائے تحصیل سیالکوٹ یعنی انجمن اوراکوٹلی لوہاراں وغیرہ۔

(۲) چودہری محمد عبد اللہ صاحب ساکن داتا زید کا۔ تحصیل پسرور رعیہ۔ ڈسکہ کی ان انجمنوں کے لئے جو ریلوے لائن وزیرآباد لغایت ناروال جانب دکھن واقعہ ہیں۔ بشمول ناروال۔

(۳) چودہری محمد حسین صاحب قانونگو۔ باقی انجمنہا کے لئے جو امیر نمبر اول کے علاقہ میں شامل نہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تلاش عزیز

عزیزی برادر محمد حنیف سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تم کو کچھ معلوم ہے کہ والدین کو تمہارے چلے جانے سے کس قدر صدمہ۔ غم اور پریشانی ہے۔ میں جب ۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی شب کو باکی پور واپس آیا تو مجھے تمہارے غائب ہونے کی خبر ملی مجھے خیال ہوا کہ تمہاری طبیعت گھبرائی ہو گی۔ اسلئے مکان چلے گئے ہوگے۔ مگر صبح کو تمہارا ایک رقعہ میرے نام کا ایک کتاب کے اوراق میں ملا۔ تم لکھتے ہو کہ میں نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ جو مجھ سے کہتے ہیں "اے کم سن لڑکے! اٹھ اور اپنے دل کو اللہ اور اسلام کی تلاش میں لگا"۔ پھر لکھتے ہو کہ اس خواب کی بناء پر میں نے کہیں چلے جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ خواب نہایت مبارک ہے۔ اور اللہ رحمٰن اور رحیم تم کو توفیق عطا کرے کہ تم جان و دل سے اپنے رب کے ہو جاؤ۔ اور خدائے واحد تم کو خادم اسلام بنائے آمین ثم آمین۔ مگر ابھی تم نہایت کمسن ہو۔ تمہاری تعلیم ناکمل ادھوری ہے۔

خیر تم کو جو کرنا تھا کر چکے۔ اب جلد اپنا نشان پتہ بتلاؤ۔ اور اپنی کل حالت سے مطلع کرو۔ ہم لوگ نہایت بے چین ہیں۔ آج والد صاحب کا خط آیا ہے۔ نہایت مضطرب اور صدمہ سے چور ہیں۔

تمہارا دردمند بھائی محمد یوسف از باکی پور۔

احباب علاقہ مہو توجہ کریں

حکیم دین محمد صاحب احمدی رجمنٹل اکونٹنٹ نمبر ۳ سیول کور بوجہ تبدیلی سیول کور از کاکل بمقام چھاؤنی مہو اسی سیول کور نمبر ۳ کے ساتھ مورخہ ۵/۳ ۱ کو چھاؤنی مہو جانے والے ہیں۔ احمدی احباب قرب و جوار مہو ان سے ملیں۔ اور تبلیغی کوششوں میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔

الراقم۔ عبد الغنی احمدی از کاکل۔

درخواست دعا

مہر الدین احمدی ساکن علیوال جٹاں کا بھائی حقیقی بعارضہ بخار عرصہ کا بیمار ہے۔ احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس کی صحت کے واسطے خدا تعالیٰ سے دردِ دل سے دعا کریں۔ نیز فضل دین مستری احمدی و سلام اللہ پٹواری احمدی و مہر الدین دکاندار احمدی سب بھائیوں سے دعا کے خواستگار ہیں کہ خدا تعالیٰ حوادث زمانہ سے امن میں رکھے۔ اور تا بمرگ احمدیت کا نور سینوں میں رہے۔

خاکسار کی اہلیہ بیمار رہتی ہے۔ اور مجھے خود چند مشکلات کے باعث دعاؤں کی از حد احتیاج ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عبید اللہ احمدی۔ بٹالوی اسلام دین بلڈنگس۔ لاہور

میرے والد صاحب پیر حاجی احمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور سخت بیمار ہیں۔ انکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔ خاکسار سید پیر احمد احمدی ہوشیارپور متصل مسجد سنہری

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳۔ اپریل شام کو میاں عبد الغفور کا نکاح پیر برکت علی صاحب نے دو صد مہر پر گلاب بی بی سے پڑھا۔ والسلام

عزیز احمد سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

حقہ چھوڑنے والوں کی فہرست

(۶۲) غلام مرتضیٰ صاحب (۶۳) محمد دیوان صاحب (۶۴) شاہ محمد صاحب (۶۵) پیر محمد صاحب (۶۶) محمد اسمٰعیل صاحب (۶۷) ابراہیم صاحب ساکنان کھتووالی ضلع لائل پور (۶۸) محمد انور صاحب (۶۹) عبد الرشید صاحب چھاؤنی نوشہرہ (۷۰) اللہ لوک احمدی گوٹریالہ ضلع گوجرات (۷۱) عزیز احمد صاحب ٹھیکیدار رجاولی ضلع انبالہ۔ (۷۲) شیخ مسیتا۔ غیر احمدی نے تحریک پر حقہ چھوڑ دیا۔ (۷۳) غلام محمد ولد فوجدار صاحب (۷۴) قادر بخش صاحب ولد فضل دین صاحب (۷۵) نواب خان صاحب ولد شادی خان صاحب (۷۶) غلام رسول صاحب ولد کھیولا صاحب ساکن چانگریاں (۷۷) عبد الکریم صاحب محکمہ انڈر لاکوئٹ لاہور (۷۸) شیخ محمد بخش صاحب سکرٹری جماعت پھگواڑہ ضلع ہوشیارپور (۷۹) عنایت اللہ صاحب گولیکی گجرات (۸۰) محمد شفیع صاحب پٹواری تلونڈی جھنگلان (۸۱) عبد الحی صاحب ہیڈ ماسٹر " " " (۸۲) محمد اکرم صاحب پاڑی پورہ۔ (۸۳ تا ۹۰) میراں غلام محمد صاحب کاٹھ پورہ معہ اہل و عیال ۸ کس۔ (۹۱) شیخ غلام احمد صاحب ہوم شیلی جوگ (۹۲) میاں محمد یعقوب صاحب (۹۳) میاں قادر دین صاحب ساکنان موگہ (۹۴) چودہری سردار محمد صاحب (۹۵) چودہری امام دین صاحب (۹۶) میاں غلام محمد صاحب (۹۷) میاں اللہ دتا صاحب ماچھی ساکن کھریپڑاں۔ (۹۸) مرزا بہادر بیگ صاحب فیروزپور (۹۹) غلام محمد صاحب میر (۱۰۰) محمد خضر صاحب میر (۱۰۱) غلام احمد صاحب میر۔ (۱۰۲) عبد القادر صاحب میر اور ان کی چار بیویاں (۱۰۶) - (۱۰۷) شیخ غلام احمد صاحب (۱۰۸) اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب (۱۰۹) شیخ عبد اللہ صاحب شیخ عبد الغفار صاحب دو عورتیں (۱۱۲)۔ (۱۱۳) خواجہ جمال الدین صاحب (۱۱۴) اہلیہ خواجہ جمال الدین صاحب (۱۱۵) غلام احمد صاحب (۱۱۶) رمضان بٹ صاحب (۱۱۷) شیخ تیلا ساکنان باغی پورہ کشمیر۔

نوٹ:۔ ۱۱۶ و ۱۱۷ یہ دونو غیر احمدی ہیں اور احمدیوں کی تحریک پر حقہ نوشی ترک کردی ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

صداقت اسلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

جو حضور نے ۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء مالیر کوٹلہ میں فرمائی۔

تشہد سورہ فاتحہ اور سورہ نور کا رکوع پنجم تمام تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

مذاہب میں اختلاف مختلف مذاہب جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے دعاوی میں بھی اور اعمال میں بھی بہت فرق نظر آتا ہے۔ بڑے سے بڑا عقیدہ خدا کی ذات ہے۔ لیکن اس عقیدے کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ کوئی ایک خدا مانتا ہے کوئی دو کوئی تین۔ کچھ ہیں جو کہتے ہیں کہ ۳۳ کروڑ خدا ہیں بعض ہر چیز کا جدا جدا خدا مانتے ہیں۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اسپر تمام مذاہب کی بنیاد ہے۔ لیکن اس میں بھی تمام مذاہب کا اتفاق نہیں ۔

صفات الٰہی میں اختلاف پھر صفات الٰہی ہیں۔ ان میں بھی اختلاف ہے کوئی کہتے ہیں کہ ہر چیز بے محنت ملتی ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ عمل کے بغیر کچھ نہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ گناہوں سے ہی یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ کچھ کرو۔ خدا کا تعلق ہی کچھ نہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ خدا ہے۔ مگر گناہ نہیں معاف کر سکتا۔ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا کو جزئیات کا علم نہیں۔ بڑی بڑی باتوں کا علم ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ارادے سے کام نہیں کرتا جس طرح مشین کام کرتی ہے۔ اسی طرح خدا کرتا ہے۔ ایسے بھی انسان ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ پیدا کرنیوالا خدا نہیں۔ چیزیں خود بخود پیدا ہوتی ہیں۔ کچھ اور ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ صحت خدا سے آتی ہے اور بیماری اور سے۔ یہ پارسی لوگ ہیں۔ اسی طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ نیکی اور کی طرف سے آتی ہے اور بدی اور کی طرف سے ۔

کلام الٰہی کے متعلق اختلاف غرض صفات یا افعال الٰہی میں بھی اختلاف ہے۔ اسی طرح خدا کے کلام میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ خدا کی طرف سے کلام آتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جو انسان کے دل میں خیال آتا ہے۔ وہ وحی ہے۔ اسی کے ماتحت رسالت بھی آجاتی ہے۔ رسولوں کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ رسول محض چٹھی رسان ہوتے ہیں۔ ان کو بھی۔ مضمون سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ گنہگار بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کی طرف عیب منسوب کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے وجود اور ہمارے وجود میں کوئی فرق نہیں۔ اور بعض کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ وہ خدا ہی کا وجود ہو جاتے ہیں۔ اور بشریت کی کمزوریوں سے بھی پاک ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کی صفات ان میں آجاتی ہیں۔ یہی حال کتابوں کے متعلق ہے۔ ان کے منکر بھی ہیں اور قائل بھی ۔

فرشتوں کے متعلق اختلاف پھر فرشتوں کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں وہ بھی گناہ کرتے اور سزا پاتے ہیں۔ بعض فرشتوں کو شہوانی خیالات میں ملوث کر کے کہتے ہیں کہ اب تک سزا پا رہے ہیں۔ بعض ان کو مجسم قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کی اور انسان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔

بعث بعد الموت میں اختلاف اسی طرح بعث بعد الموت کا عقیدہ ہے۔ بعض اس کے قائل ہیں۔ بعض اسکے منکر۔ بعض کہتے ہیں کہ انسان کی روح ہمیشہ مختلف قالب اختیار کر کے اس دنیا میں آتی رہتی ہے بعض کہتے ہیں۔ نہیں وہ پھر یہاں نہیں آتی۔ بعض کلیۃً اسکے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان مر گیا۔ بس مر گیا۔ اسکے بعد کچھ نہیں۔ بعض کو اٹھنے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔ بعض دوزخ و جنت کو مادی مقامات خیال کرتے ہیں بعض روحانی

غرض مذاہب کی کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جسمیں اختلاف نہ ہو۔ خدا کی ہستی سے لیکر جنت و دوزخ تک میں اختلاف ہے ۔

دنیا کے مذاہب یہ غلط ہے جیسا کہ ہمارے ملک کے لوگ عموماً کہتے ہیں کہ مذہب صرف دو ہی ہیں۔ ہندو اور اسلام۔ مذاہب کی اسقدر تعداد ہے کہ جن کا شمار نہیں۔ اگر ان سب کے حالات لکھے جائیں تو بہت بڑا کتب خانہ تیار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یورپ والوں نے مذاہب کا انسائیکلو پیڈیا لکھنا شروع کیا ہے۔ جو اب تک اگرچہ مکمل نہیں ہوا۔ مگر جتنی اس کی جلدیں نکل چکی ہیں۔ ان میں ہزاروں مذاہب کے نام اور حالات درج ہو چکے ہیں۔ اور ایک شخص ان حالات کو پڑھکر حیران ہو جاتا ہے کہ کس کو مانے اور کس کو چھوڑے ۔

اختلاف کی ابتداء مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اختلاف اصل میں پیدائش سے شروع ہوتے ہیں۔ جس گھر میں انسان پیدا ہوتا ہے۔ ان گھر والوں کے خیالات جس قسم کے ہوتے ہیں۔ انہی خیالات میں وہ پرورش پاتا ہے اور وہی اس کے خیالات ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص مسلمان کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ قرآن کریم کو سمجھنا تو کیا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ کلمہ شہادت تک سے ناواقف ہوتا ہے۔ اور ساری عمر میں ایک آدھ دفعہ بھی کلمہ شہادت نہیں پڑھتا۔ مگر مسلمان کہلاتا ہے۔ اور اسلام کے نام پر دوسروں سے لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص ہندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر مسلمان مولوی اور ہندو پنڈت میں بحث ہو۔ تو مسلمان کو جھوٹا اور پنڈت کو سچا بتائیگا۔ اور پنڈت کے کہنے سے ہندو مذہب کے نام پر دوسرے کی جان کا دشمن ہو جائیگا۔ اور کبھی مگر یہ مسلمان ہندو مذہب کی ہتک کرتا ہے۔ اور یہی حال مسلمان کا ہوگا۔ اگرچہ وہ دونوں اپنی مذہبی کتب کے شایع شدہ ترجمہ سے بھی ناواقف ہونگے اور اس طرح اپنے عمل سے اپنے مذہب کی ہتک کر رہے ہونگے ۔

اگر ان سے پوچھا جائے کہ تم ہندو یا مسلمان کیوں ہو تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکینگے۔ ہاں یہ کہدینگے

کیونکہ فلاں بات ہمارے مذہب کی کتاب میں لکھی ہے۔ اسلئے ہم مانتے ہیں۔ یا مولوی صاحب یا پنڈت صاحب نے ہمیں یوں بتائی ہے۔ اسلئے ہم مانینگے۔

یہی حال ایک عیسائی کا ہوگا۔ وہ عیسائیت کیلئے تلوار اٹھائیگا۔ مگر اس کا جواب دینے سے انکار کریگا کہ وہ کیوں عیسائی ہوا۔ ہاں یہ کہدیگا کہ میرے ماں باپ عیسائی ہیں۔ ماں باپ سے سنا ہے کہ عیسائی مذہب سچا ہے اور ہم اس کے پیرو ہیں۔ اسلئے میں بھی عیسائی ہوں۔ یہ جہالت اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

ایک بوڑھے حاجی کی اپنے مذہب سے بیخبری

سنہ ۱۹۱۲ء میں جب میں حج کیلئے گیا تو ایک ہندوستانی بوڑھا ضعیف عبدالوہاب نام بھی ہمارا ہم سفر تھا۔ حج کے بعد ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی۔ اور چونکہ مدینہ شریف کے حالات اطمینان بخش نہ تھے۔ اور میری صحت بھی اچھی نہ تھی۔ اسلئے میں نے ارادہ کیا کہ امسال مدینہ شریف کی زیارت کو ملتوی کر دیا جائے۔ پھر اللہ تعالے نے اگر موقعہ دیا تو کرینگے۔ وہ بوڑھا عبدالوہاب بہت معمر اور نہایت کمزور تھا۔ اور اس کے پاس زاد راہ بھی نہ تھا۔ میں نے اسکو کہا کہ تم بھی لوٹ چلو۔ اس نے کہا کہ میں مدینہ ضرور جاؤں گا۔ کیونکہ میرے بیٹوں نے کہا تھا کہ وہاں ضرور جانا۔ میں نے اسکو بتایا کہ جس حال میں تم ہو اس میں تم پر مدینہ شریف جانا شریعت کے رو سے ضروری نہیں۔ مگر وہ جانے کے لئے بہت مصر ہوا۔ اور چلا گیا۔ غالباً اسی سفر میں فوت ہو گیا ہو گا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ میاں عبدالوہاب تمہارا مذہب کیا ہے۔ کہنے لگا پھر بتاؤں گا۔ میں نے کہا یہ سوال تو ایسا نہیں جو تم پھر بتانے کے لئے رکھ چھوڑو ابھی بتا دو۔ اس نے کہا سوچ کر بتاؤں گا۔ میں اور حیران ہوا۔ پھر پوچھا تو اس نے کہا کہ وطن سے لکھ کر بھیجدوں گا۔ آخر میرے اصرار پر کہنے لگا۔ اچھا سوچ کر بتاتا ہوں۔ میرا مذہب نکیہ ہے۔ میں حیران ہوا کہ یہ کونسا مذہب ہے۔ میں نے پوچھا یہ کونسا مذہب ہے۔ کہنے لگا سوچنے تو دو۔ وہ تین دفعہ کی الٹ پھیر کے بعد اس نے کہا۔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ میرا مذہب ہے جس سے اس کا مطلب تو معلوم ہو گیا کہ وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مگر اس کی تمام حیرانی سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ اس نے یہ بھی کہیں بچپن میں ہی سنا ہو گا۔ یہ تو اس کی حالت تھی۔

مذہب سے بیخبری

اسی طرح میں نے ایک اور تاجر کو اسوقت جبکہ حاجی لبیک لبیک کے نعرے لگا رہے تھے دیکھا کہ وہ گندے عشقیہ شعر پڑھ رہا تھا۔ میں نے بعد میں اس سے حج کی غرض پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہمارے ملک میں لوگ حاجی کا زیادہ اعتبار کرتے ہیں۔ اب میں یہاں سے جاکر اپنی دکان پر بورڈ لگواؤں گا کہ حاجی فلاں۔ اس سے میری تجارت چمک جائیگی۔ یہ مسلمانوں ہی کی حالت نہیں۔ بلکہ میں نے ہندوؤں عیسائیوں سکھوں کو اکثر ٹٹولا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جس مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس سے قطعاً ناواقف ہیں۔ وہ دلائل سے کسی مذہب کے پابند نہیں۔ بلکہ آبائی طور پر پابند ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ فطرۃً اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر ماں باپ اس کو یہودی یا مجوسی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ میں نے سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمانوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کلمہ شہادت صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن مذہب کیلئے لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ہم آہنگر یا زمیندار یا معمار سے اس کے کام کے متعلق گفتگو کریں۔ تو وہ اپنے اپنے کام کی تشریح کر کے بتائینگے۔ مگر ایک ہندو یا ایک عیسائی ایک مسلمان اپنے مذہب کی حقیقت نہیں بتا سکتا۔ کیوں؟

مذہب سے اتنی بیخبری کیوں ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ لوگ مذہب کو مانتے ہیں سماجی طور پر۔ اور اس میں ان کو ظاہری فائدہ کوئی نظر نہیں آتا۔ اسلئے وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر وہ غور کریں۔ اور ان لوگوں کی طرف توجہ کریں۔ جو مذہب کا کچھ فائدہ بتاتے ہیں۔ تو ان کو حقیقت معلوم ہو۔ مگر وہ جن کے پاس جاتے ہیں۔ وہ ان کو بتاتے ہیں کہ اگلے جہاں میں اس مذہب کے بدلے میں یہ ثواب ملیگا وہ ملیگا اس زندگی میں مذہب کا کوئی نتیجہ نہیں۔ حالانکہ لوگوں کی نظروں میں اگلا زمانہ خود مشتبہ ہے۔ جب اگلے جہاں پر لوگوں کو یقین نہیں یا معلوم ہوتا تو پھر کیسے اگلے جہاں میں کچھ ملنے کے خیال پر کوئی شخص کسی مذہب کے لئے غور و فکر و محنت اور توجہ سے کام لے سکتا ہے۔ پس کسی مذہب کو ماں باپ سے سنکر ماننا کچھ انعام کا موجب نہیں۔ جب تک انسان خود غور و فکر سے کام نہ لے۔ اگر لوگ ماں باپ سے سنتے ہوئے پر کفایت نہ کریں۔ بلکہ مسلمان سوچیں کہ وہ کیوں مسلمان ہیں۔ ہندو غور کریں کہ وہ کیوں ہندو ہیں۔ عیسائی فکر سے کام لیں کہ وہ کیوں عیسائی ہیں۔ تو فتنے بہت کم ہو جائیں۔ اختلاف مٹ جائیں۔ اور حقیقت ان کے قریب ہو جائے۔ جب لوگ اس طرح غور کرینگے۔ تو ان کا جو جواب ہو گا وہ قابل توجہ ہو گا۔ لیکن لوگ ڈرتے ہیں۔ اسلئے کہ اگر ایک مسلمان انگریزی پڑھا ہوا یا آزاد خیال یہ سوال محلہ کی مسجد کے مولوی صاحب کے پاس لیجائے۔ تو وہ بجائے اس کو معقولیت سے سمجھانے کے پہلے اس کو کافر اور مرتد قرار دیگا اور کھانے کو دوڑے گا۔ اس صورت میں بھلا کوئی شخص صحیح مذہب کی حقیقت کیطرف متوجہ ہو سکتا ہے اور یہی حال دیگر مذاہب کے لوگوں اور انکے پنڈتوں اور پادریوں کا ہے میں کہتا ہوں کہ اس بات کی آزمائش چاہیے کہ لوگ جو اپنے مذہب سے ناواقف ہیں اگر ان سے یہ پوچھا جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے کیوں پابند ہیں۔ تو سو فیصدی ایسے نکلینگے۔ جو سوائے اس کے کچھ نہیں جواب دینگے۔ کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہمارے مولوی۔ پنڈت۔ یا مہنت یہ کہتے ہیں۔ یا ہماری مذہبی کتابوں پر یوں لکھا ہے۔ اور وہ خیال کرینگے۔ کہ یہ ہمارا جواب درست ہے۔ حالانکہ یہ جواب غلط اور ناقابل التفات ہو گا۔

مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اسپر سب سے پہلے توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر خدا ہے۔ تو اس کی تحقیق سب سے پہلے کرنی چاہیئے۔ اور اگر نہیں تو ہندو مسلمان یا سکھ عیسائی موسائی وغیرہ کے جھگڑے فضول ہیں۔

پہلا سوال کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے؟

پس اگر کوئی سوال سب سے پہلے حل کرنے کے قابل ہے۔ تو یہی کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے۔ اور ہم کسی مذہب کو کیوں مانیں۔ اس کے متعلق

میں اب سب سے پہلے ہر ایک مذہب کے شخص کو یہی نصیحت کروں گا۔ کہ وہ غور کرے۔ کہ وہ جس مذہب کا پابند ہو کیوں وہ اسکو مانتا اور دوسرے مذاہب کی تکذیب کرتا ہے۔ ہر ایک مذہب کے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ غور کریں اور غور کرنے کے بعد جس مذہب کو سچا پائیں اس کو قبول کریں۔ اور جس کو سچا نہ پائیں۔ خواہ وہ پہلے اسی کی طرف منسوب ہوں۔ اسکو رد کریں۔

میں نے چونکہ اس مسئلہ پر خود غور کیا۔ اور اسلام میں بمقابلہ دیگر مذاہب کے خوبیاں پائیں۔ اور میں نے معلوم کیا۔ کہ مذہب کی غرض کو یہی مذہب پورا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو قبول کیا اس لئے میں اس کی طرف سے کھڑا ہوا ہوں۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے نزدیک ہر مذہب کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنا دعوےٰ اور دلائل خود پیش کرے۔ یہ نہیں۔ کہ دعوےٰ سادہ کرے اور دلیلیں کہیں اور سے اس کے لئے لائی جائیں۔

خدا اپنی ذات اور اپنے رسولوں کو خود منواتا ہے۔

اگر خدا ہے۔ تو اس پر حق ہے کہ وہ اپنے صفات آپ ظاہر فرمائے۔ اور ہم سے اپنی ذات منوائے اسی طرح اگر وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص اس کا رسول ہے۔ تو وہ دلائل اس کو دے۔ جس کے ذریعہ سے ہم اس کو مانیں۔ اور اسی طرح دیگر مسائل کے لئے ہے کہ وہ خود بتائے ؛

اسلام کا دعویٰ

پس اس عقیدے کے مطابق میں اسلام کی صداقت کے دلائل قرآن کریم سے ہی بتاتے ہوئے بیان کروں گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے۔ اور اسلئے اس کی صداقت کے دلائل خود پیش کرتا ہے۔ چنانچہ یہ رکوع جو میں نے پڑھا ہے۔ اس میں اللہ فرماتا ہے۔ اللہ نور السموات والارض الخ کہ اللہ آسمان وزمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسا کہ ایک طاق ہو۔ اور اس کے نیچے کوئی سوراخ نہ ہو۔ اس کے اندر چراغ ہو۔ ایسے طاق کے چراغ کی روشنی ایک طرف پڑتی ہو۔ اس سے روشنی محفوظ ہو کر جدھر پڑتی ہے۔ بہت زیادہ پڑتی ہے۔ اور چراغ ایک گلوب سے ڈھکا ہوا ہے اور گلوب بھی نہایت صاف اور مجلیٰ ہے۔ جس سے روشنی اور بڑھ جاتی ہے۔ اور اسکی روشنی تارے کی مانند صاف ہے۔ اور چراغ میں جو روغن ڈالا گیا ہے۔ وہ مبارک درخت سے نکالا ہوا ہے۔ ایسا درخت نہ شرقی ہے نہ غربی۔ یعنے وہ ایسا درخت ہے۔ جس پر ہر طرف سے دھوپ پڑتی ہے۔ ایسے درخت کی نشوونما خوب ہوتی ہے۔ اور وہ تیل بھی اپنی صفائی میں ایسا بڑھا ہوا ہے۔ کہ بوجہ صفائی کے قریب ہے۔ کہ خود بخود ہی آگ لگ جائے۔ جیسا کہ پٹرولیم ہوتا ہے۔

ایسا چراغ جس میں اتنے صفات ہوں۔ اسکی روشنی کا کیا کہنا۔ اسلئے فرمایا کہ نور علیٰ نور وہ نور ہے۔ اور پھر اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک اور نور نازل ہوتا ہے۔ اور پھر جس کو چاہتا ہے۔ اللہ ہدایت دیتا ہے۔

اللہ نے لوگوں کے لئے اسلام کا دعویٰ پیش فرمایا ہے۔ کہ اسلام خدا کا نور ہے۔ اور سچا مذہب ہے۔ اور اس کی روشنی تمام مذاہب کی روشنیوں سے اعلیٰ ہے۔ اور اس کی تعلیمات سب سے اکمل اور اتم ہیں۔

صداقت اسلام کی دلیل

مگر یہ سارا بیان ایک دعویٰ کی صورت میں ہے۔ اسلئے آگے اس کی دلیل دیتا ہے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال کہ یہ نور ایسے گھروں میں ہے۔ جو آج کس مپرس اور غریب اور ادنیٰ درجہ کے ہیں۔ مگر خدا نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ان کو اٹھایا جائیگا اور ان کو بلند کیا جائیگا اللہ کا ان مکانوں کو بلند کرنا اور عزت دینا ثبوت ہوگا اس امر کا کہ یہ مذہب اسلام خدا کی طرف سے ہے ؛

اسلام کی صداقت کیلئے یہ دلیل ہے کہ اسکے ماننے والے دنیا میں معزز و مکرم ہونگے۔ اور ان کو ایک روشنی دی جائے گی۔ جس کے مقابلہ میں دنیا میں تاریکی ہوگی اسلام کے گھر بلند کئے جائینگے۔ اور مخالفوں کے گھر ان کے مقابلہ میں نیچے کئے جائینگے۔ اور یہ اسلام کی صداقت کی دلیل ہزار ہا ثبوتوں میں سے ایک ہے۔

آنحضرت صلعم کی حالت دعوے سے پہلے

اب ہم دعویٰ اور دلیل کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف دیکھتے ہیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اسوقت آپ کی دنیاوی حیثیت کوئی بڑی نہ تھی۔ ابھی آپ شکم مادر ہی میں تھے۔ کہ آپ کے والد فوت ہوگئے تھے۔ اور بہت چھوٹی عمر تھی۔ کہ ماں فوت ہوگئی آپ کو کوئی بڑا ترکہ بھی نہیں ملا تھا اس ترکہ بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ آپ کو ملا وہ ایک اونٹ اور پانچ بکریاں تھیں۔ آپ کی کوئی ذاتی تجارت نہیں تھی۔ بلکہ بڑی عمر ہوئی تو حضرت خدیجہ رضؓ کی تجارت کرنے لگے اور نفع ان کو دیتے تھے۔ اور وہ کچھ معاوضہ آپ کو دیدیتی تھیں۔ عرب میں کوئی حکومت نہ تھی۔ مگر مکہ والوں نے جو "دار الندوہ" قائم کر رکھا تھا۔ اس کے بھی آپ ممبر نہ تھے دنیاوی علوم آپ نے حاصل نہ کئے تھے۔ آپ کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا اس تمام ضعف اور کمزوری پر طرفہ یہ کہ جب آپ نے دعوےٰ کیا تو تمام عرب مخالف ہو گیا۔ آپ وہ بات کہتے تھے جو جمہور عرب کے خلاف تھی اور عرب اسکے ماننے میں اپنی ہلاکت دیکھتے تھے ؛

آنحضرت صلعم اور مسٹر گاندھی

دنیا میں بڑے بڑے فاتح ہوئے ہیں۔ اور لوگ بھی ہوئے ہیں جن کے ساتھ لوگ چل پڑے۔ مثلاً آج ہمارے ہندوستان میں مسٹر گاندھی ہی ہیں ان کی جے کے نعرے بھی آج ہندوستان میں لگائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی کہدے۔ کہ آنحضرت کے ساتھ اگر دنیا ہو گئی تو کیا ہوا۔ مسٹر گاندھی کے ساتھ بھی تو لوگ ہو ہی گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہینگے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسٹر گاندھی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ آنحضرت عرب سے وہ بات منوا رہے تھے۔ جو عرب ماننے کیلئے تیار نہ تھا۔ مگر مسٹر گاندھی وہ بات کہتے ہیں۔ جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ کسی زمیندار کے پیٹ میں درد ہونے لگا۔ کسی نے کچھ علاج بتلایا کسی نے کچھ۔ ایک شخص نے جو زمینداری کا ایک اوزار لئے کھڑا تھا کہا۔ کہ اس کو گڑ گھول کر پلادو۔ مریض نے جب یہ بات سنی۔ کہا۔ کہ ہائے اس کی بات کوئی نہیں سنتا۔ تو وہ بات جو مسٹر گاندھی کہہ رہے ہیں لوگوں کے مطلب کی اور ان کی منشا کے مطابق ہے اس لئے اس کو ماننے کیلئے تیار ہیں۔ ایک اور مثال ہے۔ جو اگرچہ فرضی ہے۔ مگر حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے۔ ایک اونٹ کہیں جا رہا تھا۔ آگے سے چوہا ملا۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی۔ اور جدھر اونٹ جا رہا تھا۔ ادھر ہی چل پڑا۔ تھوڑی دور جا کر چوہے نے خیال کیا کہ میں ہی اس کو چلا رہا ہوں۔ آخر ایک دریا پر پہنچے اور وہاں اونٹ رک گیا۔ چوہے نے کہا چل اس نے کہا نہیں چلتا۔ جب تک میں اول چاہا چلا۔ اب دل نہیں چاہتا۔ میں نہیں چلونگا۔ تو چونکہ ان لیڈروں کی زبان سے وہی نکل رہا ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر لوگ ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے بتوں کی مخالفت کی اور نہیں کی۔ ان کے بتوں کی حفاظت نہیں کی جن پر چڑھاوے چڑھتے تھے اور جن سے ان کی گذر اوقات ہوتی تھی۔ بلکہ آپ نے انکے اس چڑھاوے کو ان کے رزق کو بند کر دیا۔ اور کہدیا۔ کہ ان خداؤں کو چھوڑو اور ایک خدا کو مانو۔ پس مسٹر گاندھی وغیرہ لیڈروں کی مثال تو ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی گاڑی یا موٹر جدھر جا رہی ہو ادھر چلتی جائے۔ اور ایک شخص پیچھے ہاتھ رکھ دے۔ اور کہے کہ میں اس کو چلا رہا ہوں۔ لیکن آنحضرت نے جدھر گاڑی چل رہی تھی ادھر سے اس کا رخ پلٹ کر دوسری طرف کو پھیر دیا۔ زرتشتی دو خداؤں کے قایل تھے۔ آپ نے ان سے یہ عقیدہ چھڑوا دیا۔ عیسائی حضرت مسیح ناصری کو اپنے گناہوں کا کفارہ بنا کر اپنی نجات ان کی صلیبی موت میں جانتے تھے۔ اور اسی پر بھروسہ کئے بیٹھے تھے۔ آپ نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ جو ان کے وہمی باغات کو جلا کر خاکستر کر گئی ۔

قوم نے آنحضرت سے کیا سلوک کیا

آپ کی قوم آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہ تھی بلکہ آپ کے خلاف کھڑی ہو گئی۔ اور تیرہ سال تک آپ کو بیشمار تکالیف دیتی رہی۔ پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہوتے۔ ان پر نئے سے نئے مظالم توڑے گئے۔ اور عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر چیرا گیا۔ گرم ریت پر لٹائے گئے۔ اور ان کو مارا گیا۔ اور اتنا مارا گیا۔ کہ وہ بے ہوش ہوگئے۔ اور جب ان کو ہوش آتی۔ بتوں کو ان کے سامنے پیش کیا جاتا۔ مگر پھر بھی جب وہ خدا کا ہی نام لیتے۔ تو ان کو اور عذاب دیتے۔ اس فتنہ کا حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری نے جب سنا۔ کہ مکہ میں ایک شخص نے خدا کا رسول ہونے کا دعوٰی کیا ہے تو انہوں نے اپنے بھائی کو بھیجا۔ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اس کو پہنچنے نہ دیا۔ اور واپس چلا گیا۔ پھر وہ خود آئے۔ مگر کسی سے پوچھتے بھی نہ تھے کہ کوئی دھوکہ نہ دیدے۔ حضرت علی سے ملاقات ہوئی۔ بڑی رد و کد کے بعد انہوں نے اپنا مقصد ظاہر کیا۔ کہ میں آنحضرت کو دیکھنے آیا ہوں۔ حضرت علی نے ان کو کہا۔ کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ جب کوئی غیر شخص نظر آئیگا۔ تو میں جھٹ ایک طرف ہو کر بیٹھ جایا کرونگا۔ اور تم آگے نکل جایا کرو اسی طرح حضرت ابوذر حضرت علی کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچے۔ اور ایمان لے آئے مگر ان پر یہ اثر ہوا کہ ایمان لاکر خاموش نہ رہ سکے۔ مکان سے نکلتے ہوئے کلمہ شہادت زور سے پڑھا۔ اس پر مشرکین جمع ہوگئے۔ اور آپ کو مارنے لگے۔ اور آپ بیہوش ہوگئے۔ بعض لوگوں نے آپ کو چھڑا دیا۔ اور اسی طرح ہوش آنے پر آپ نے پھر ایسا ہی کیا۔ لوگ پھر مارنے لگے ۔

ایسی ایسی مصائب تھیں جو آنحضرت اور صحابہ کو پہنچائی گئیں۔ ان حالات میں آپ کے اصحاب کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ اور کفار نے ان کا وہاں تک تعاقب کیا۔ مگر وہاں کے دربار میں جب مسلمان پیش ہوئے۔ اور انہوں نے صفائی سے اپنے عقاید بتائے۔ تو کفار کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔ لیکن ابھی مصائب کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ آپ کو پھر تکالیف پہنچائی گئیں۔ اور آپ نے حضرت ابوبکر کو ساتھ لے کر مکہ سے ہجرت کی۔ پھر کفار نے پیچھا کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کی حفاظت کی ۔

اس حالت میں کون کہہ سکتا تھا۔ کہ جس کے چند ساتھیوں کی جمعیت بھی منتشر ہو گئی۔ اور جس کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ وہ کبھی غالب ہوگا جب آپ مدینہ میں پہنچے۔ تو ان لوگوں نے وہاں بھی آرام نہ لینے دیا۔ بار بار چڑھ کر گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ جنگ احزاب میں دس ہزار کی جمعیت لے کر مدینہ پر چڑھ آئے۔ اور آنحضرت صلعم کو مدینہ کے ارگرد خندق کھودنا پڑی۔ صحابہ کے ساتھ آپ بھی خندق کی کھدائی کے کام میں شریک تھے۔ احادیث و تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ جب آپ نے کدال چلائی اور ایک

پتھر پر لوہا پڑا۔ اور اس میں سے شعلہ نکلا۔ تو آپ نے بلند آواز سے کہا۔ اللہ اکبر۔ صحابہؓ نے بھی اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ دوسری دفعہ آپ نے کدال ماری۔ اور پھر شعلہ نکلا۔ پھر آپ نے بلند آواز سے کہا اللہ اکبر اور صحابہ رضؓ نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا۔ تیسری دفعہ پھر آپ نے کدال چلائی اور شعلہ نکلا۔ آپ نے زور سے اللہ اکبر کہا۔ اور صحابہ رضؓ نے بھی کہا۔ پھر آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ تم نے کیوں اللہ اکبر کہا۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ چونکہ حضور نے اللہ اکبر کہا اسلئے ہم نے بھی کہا۔ ورنہ ہم نہیں جانتے۔ کیا بات ہے۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب میں نے پہلی دفعہ کدال ماری اور شعلہ نکلا۔ تو مجھے دکھایا گیا کہ مجھے قیصر کے ملک پر فتح حاصل ہوئی۔ اور دوسری دفعہ معلوم ہوا۔ کسریٰ کے ملک پر۔ اور تیسری دفعہ حیرہ کے بادشاہوں کی حکومت زیر و زبر ہوتی دکھائی گئی۔ جب آپ نے یہ فرمایا۔ تو منافقین اور مخالفین نے ہنسنا شروع کر دیا۔ کہ یہ عجیب لوگ ہیں کہ پاخانہ پھرنے کی تو ان کو اجازت نہیں اور کہا یہ جا رہا ہے۔ کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ہمیں ملینگی اور ہم ان پر قابض ہونگے۔ لیکن ان کی ہنسی جھوٹی ثابت ہوئی۔ اور خدا کی بات پوری ہوئی۔ اور اس سے ثابت ہو گیا کہ اسلام سچا ہے۔ اور اس کی یہ دلیل ہے۔ کہ یہ جن گھروں میں ہے وہ بلند کئے جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خدا تعالٰے نے سورہ احزاب میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ زمین باوجود فراخی کے ان کے لئے تنگ ہو گئی تھی۔ اور دنیا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ مسلمان اب پس جائینگے۔ اسوقت خدا ان کو بشارت دیتا ہے کہ تم مخالفین کو پیس دوگے اور دنیا کی حکومت تمہاری ہی ہوگی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد مبارک میں شام فتح ہوا۔ یہ ترقی اور یہ شان اور ادنیٰ حالت سے بلندی پر قدم کا پہنچنا ثبوت ہے اس بات کا کہ اسلام سچا ہے۔ کیونکہ خدا نے بتایا تھا کہ ایسا ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ اور دشمن سے دشمن کو اقرار کرنا پڑا کہ ہاں اسلام نے ترقی کی۔ اور اس کی ترقی کی اسوقت پیشگوئی کی گئی تھی۔ جبکہ مسلمانوں کو اپنے گھر میں بھی کوئی آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔ مگر پھر حکومت آئی اور غریبوں اور فقیروں کو خدا تعالےٰ نے حکومتیں دیں

حضرت ابوہریرہ رضؓ کا واقعہ

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضؓ کا واقعہ ہے۔ کہ جب وہ ایک علاقہ کے گورنر بنائے گئے۔ اور ان کے پاس کسریٰ کا ایک رومال تھا۔ جب کھانسی آئی۔ تو انہوں نے اس رومال سے صاف کیا۔ اور کہا بخ بخ ابوہریرہ۔ اس کے معنے ہیں واہ واہ ابوہریرہ۔ آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوکتا ہے مگر ایک وقت تو تیری یہ حالت تھی کہ تجھ پر دو دو فاقے گذرتے تھے۔ اور تو حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس جاتا تھا کہ وہ بڑے صدقہ کرنیوالے تھے۔ اور ان سے آیۃ صدقہ کے معنے پوچھتا تھا اور وہ بتاتے تھے۔ حالانکہ معنے تجھ کو بھی آتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضؓ کے پاس جاتا۔ اور وہ بھی کچھ نہ کھلاتے۔ آخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا۔ اور آپ چہرہ سے ہی پہچان جاتے۔ اور پوچھتے۔ ابوہریرہ بھوک لگی ہے۔ اور پھر آپ دودھ کا پیالہ منگواتے۔ اور مجھ سے پہلے اور لوگوں کو پینے کو دیتے۔ اور میں خیال کرتا کہ مستحق زیادہ میں تھا۔ آخر مجھ کو ملتا اور میں سیر ہوتا۔ اسی طرح کئی فاقے گذر جاتے۔ اور لوگ مجھے مرگی زدہ خیال کرکے مارتے۔ لیکن آج یہ حال ہے کہ گردن کش بادشاہوں کے خاص درباری رومالوں میں تو تھوکتا ہے۔ یہ کامیابی یہ عروج یہ رفعت کوئی معمولی نہیں ہے

فرانس کا ایک مصنف لکھتا ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ جب میں یہ سوچتا ہوں کہ کھجور کے ایک سادے درجے کے چھپر کے نیچے چند آدمی بیٹھے ہیں۔ جن کے جسم پر پورا کپڑا نہیں اور پیٹ بھر کھانا میسر نہیں۔ وہ باتیں کرتے ہیں۔ کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو فتح کرینگے۔ اور وہ کرکے بھی دکھلاتے ہیں۔

پس یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو مذہب لائے وہ حق ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جو نشان رکھا گیا تھا وہ پورا ہو گیا۔

مخالفوں کا اس دلیل پر ایک اعتراض

یہ اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ لیکن اگر دشمن آج اس کو جھٹلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں نے بعد میں قرآن کریم میں باتیں ملا دی ہیں۔ جیسا کہ مخالفوں نے کہا بھی ہے۔ اسلئے یہ اسلام کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ دلیل ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج جبکہ مسلمانوں کی تعداد بے شمار ہے۔ وہ دن بدن شکست کھا رہے ہیں۔ اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ مخالف کہہ سکتا ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ مسلمانوں کو ترقی ملی۔ اور یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ اسلام نے یورپ میں برطانیہ کے کناروں تک اپنا اثر پہنچایا۔ چنانچہ بعض آثار معلوم ہوئے ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ برطانیہ کے ساحل تک اسلام پہنچ گیا تھا اور ادھر چین تک اس کا اثر تھا۔ غرض جتنی دنیا اس وقت مہذب کہلا سکتی تھی۔ اور معلوم تھی۔ اس تمام پر اسلام کا اثر تھا۔ مگر یہ اسلام کی ترقی اسلام کی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمانوں نے جب ترقی پالی۔ تب اس کو پیشگوئی بنالیا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب مسلمان اسوقت سے بہت زیادہ ہوتے ہوئے ذلیل سے ذلیل تر ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ صاحبان غور کریں اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔

دیکھو ایک وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردم شماری کرائی۔ تو مسلمانوں کی تعداد سات سو معلوم ہوئی۔ اسوقت مسلمانوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ خیال ہے کہ ہم ہلاک ہو جائینگے۔ اور دنیا ہمیں پامال کر دیگی۔ حالانکہ اب تو ہم سات سو ہیں۔ یا تو یہ حال تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ مسلمانوں کی تعداد کروڑوں ہے۔ مگر وہ ہر طرف شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اٹھا رہے ہیں۔ اور ان کے دل اس طرح کانپ رہے ہیں۔ جس طرح پتہ ہوا میں اڑتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب

مخالفوں کے اس اعتراض کے دو جواب ہو سکتے ہیں۔ یا تو اس کے اعتراض کو درست مان لیا جائے۔ اور کہہ دیا جائے کہ نعوذ باللہ یہ قرآن کا دعوےٰ باطل ہے۔ اور یہ مسلمانوں نے واقع میں بعد میں ملا لیا یا مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ مسلمان جھوٹے ہیں۔ گویا یا تو مسلمان خدا تعالیٰ کو نعوذ باللہ جھوٹا بنائیں یا خود جھوٹے بنیں۔ ان دو صورتوں میں سے

تیسری کوئی صورت نہیں۔ مگر ہم خدا تعالےٰ کو جھوٹا بنانے کی بجائے یہ مان لینگے۔ کہ مسلمان ہی مسلمان نہیں رہے۔ اگر مسلمانوں کی حالت ٹھیک ہوتی۔ تو وہ بلند کئے جاتے اور عزت کے مقام ان کو مرحمت ہوتے۔ مگر اب مسلمانوں کو جس حالت میں دیکھتے ہیں۔ دنیا سے کمتر دیکھتے ہیں۔ دولت اور زمینداری ان کے پاس نہیں۔ اتفاق و اتحاد ان کے پاس نہیں۔ انتظام ان میں نہیں۔ تعلیم اور تعلم ان میں نہیں۔ ظاہری تعلیم کے لئے جس قدر اچھے کالج ہندوستان میں ہیں۔ وہ سب ہندوؤں اور سکھوں کے ہیں اور مسلمانوں کے کالج بدترین حالت میں ہیں۔ دیگر معاملات میں بھی ان کی حالت بہت خراب ہے۔ پھر یہ کیا وجہ ہے۔ کیا اسلام خدا کا سچا مذہب نہیں رہا کیا خدا بدل گیا اور پہلے خدا کی بجائے کوئی اور خدا آ گیا یا اس کی طاقت میں کمی آگئی ہے۔ نعوذ باللہ یا وہ اپنے وعدے بھول گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام بھی سچا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی وہی ہے۔ اس کے وعدے بھی سچے ہیں۔ اس کی طاقت میں بھی کوئی کمی نہیں آئی۔ وہ اپنے وعدوں کو بھی نہیں بھولا بلکہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور ان عقائد سے پھر گئے۔ اور رسمی اسلام کے پرستار ہو گئے۔ پس جب انھوں نے حقیقی اسلام کو چھوڑ دیا۔ تو خدا نے بھی انکو چھوڑ دیا۔ ابھی چند سال گذرے ہیں کہ عوام میں مشہور تھا۔ کہ قسطنطنیہ کے بادشاہ کے ساتھ یورپ کے بادشاہوں کے سفیر رکاب تھام کر چلتے ہیں۔ لیکن آج قسطنطنیہ کی زندگی اور موت یورپ کے لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ مسلمانوں کی حالت بگڑ گئی۔ جیل خانے ان سے بھر گئے۔ فواحش کی گرم بازاری ہو گئی۔

مسلمان اہل نہ رہے کہ خدا کے وعدے ان سے پورے کئے جائیں

پس ان حالات کی وجہ سے مسلمان خدا کے اس وعدے کے اہل نہ رہے۔ کہ ان کو بلند کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ان کے گھروں میں تسبیح و تحمید صبح و شام ہوگی۔ اور ذکر اللہ سے ان کی زبانیں تر اور سینے پُر ہو نگے۔ مگر آج کتنے مسلمان ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں اور کتنے ہیں جو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو اس مقصد سے واقف ہیں۔ جو نماز میں پوشیدہ ہے۔ وہ شرائط جو خدا تعالیٰ نے بتائی تھیں۔ ان میں پائی نہیں جاتیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے کلام کی اور خدا کے اسلام کی اور خدا کی اور خدا کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ... کی ہتک کرتے ہیں۔ اسلئے کس طرح خدا کے وعدوں کو پا سکتے ہیں۔ مسلمان جب تک خدا کی خدا کے رسول کی اور اس کے کلام کی عزت نہیں کرینگے۔ ان کو کوئی عزت نہیں دی جائیگی۔

مسلمان آنحضرتؐ کی ہتک کر رہے ہیں

ایک موٹا مسئلہ ہے اور اسی میں مسلمانوں کی حالت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ وہ کیسے ہیں۔ مسلمانوں نے یہ مان لیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو خاک کے نیچے مدفون ہیں۔ اور حضرت مسیح کو ذرا تکلیف پیش آئی۔ تو خدا نے ان کو آسمان پر چھپا لیا۔ اور ان کے دشمنوں کو انہیں ہاتھ تک نہیں لگانے دیا۔ میں کہتا ہوں۔ اگر آسمان پر رکھے جانے کا کوئی اہل تھا تو وہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ لیکن یہ لوگ اسکو پسند نہیں کرتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ مدفون زیر زمین ہیں۔ اور مسیح کے لئے بڑے پُرجوش قلب سے کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر ہیں۔ جب انھوں نے عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح ہتک کی۔ تو خدا تعالےٰ نے بھی ان کو ذلیل کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ جس طرح یہ حضرت عیسیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان کو عیسیٰ کے نام لیواؤں کے مقابلہ میں گرا دینگے۔ اور خاک میں ملا دینگے۔ پس خدا کی غیرت نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہتک کو گوارا نہ کیا۔ اس لئے اس نے ان مسلمانوں کو ذلیل کیا۔ اور عیسائیوں کو ان پر غالب کر دیا یہ لوگ جوش سے کہتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی بگڑی ہوئی اُمت کو مسیح ناصری سنواریگے۔ خدا نے کہا بہت اچھا ہم مسیح کے ماننے کے مدعیوں کو ہی تم پر مسلط کرتے ہیں۔ پس جو کچھ ان کے ساتھ ہو رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا نتیجہ ہے۔ اور جب تک یہ حضرت عیسیٰ کو آنحضرتؐ سے افضل مانتے رہینگے۔ ذلیل رہینگے۔ پھر پھر خدا نے ان کو یہ سزا دی ہے اسلئے اس سزا میں ان کے گھروں کو عزت دینے کی بجائے ذلیل کیا جائیگا۔ اور برباد کیا جاویگا۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا۔ کہ وہ زندہ ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ اور جانور پیدا کرتے ہیں۔ جب ان کی یہ حالت ہو گئی۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کیسے مدد کر سکتا تھا۔

قرآن کی حفاظت کے وعدے کا ایفار

اب ایک اور سوال ہے کہ خدا نے یہ وعدہ کیا تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ خدا نے اسلام کی حفاظت اور قرآن کریم کی حفاظت کا کیا سامان کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے تو سامان کیا ہے۔ مگر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ خدا انکو مجبور کریگا۔ کہ وہ ادھر متوجہ ہوں۔ خدا نے ایک شخص کو اسلام کی خدمت کے لئے اور اسکو تمام دنیا کے مذاہب کے مقابلہ میں بلند کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جن کو ہم مانتے ہیں کہ وہ آنے والے مسیح نبی اللہ اور مہدی ہیں۔ انھوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ وہ اسلام کو دنیا میں دوبارہ غالب کرینگے۔ اور اس کے مخالفوں کے سر اس کے آگے جھکا دینگے۔ اور ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔

خدا نے اسلام کے لئے کیا کیا

دنیا ان پر طرح طرح کے اتہام لگاتی ہے۔ مخالف ان کو دجّال۔ فریبی اور کاذب اور کیا کیا نام دیتے ہیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ اسلام جو خدا کا پیارا مذہب ہے۔ وہ تو مٹ رہا تھا۔ اور ہر طرف سے دشمنوں کے نرغے میں تھا۔ خدا تعالےٰ نے بجائے اس کی حفاظت کے ایک اور ایسا شخص بھیج دیا۔ جو اسکو مٹائے۔ اور اسکو پامال کرے۔ کیا یہ خدا کی اسلام سے محبت کا ثبوت ہے۔ یا عداوت کا۔ اگر اسلام خدا کا پیارا مذہب ہے۔ جیسا کہ واقع میں ہے۔ تو ضرور تھا۔ کہ اس مصیبت اور آفت کے وقت میں خدا تعالےٰ اس کی خدمت اور حفاظت کیلئے کوئی پاک انسان مبعوث کرتا نہ کہ اُلٹا اسکو پاؤں تلے روندنے کے لئے نعوذ باللہ ایک اور دجال کو بھیجتا۔ حضرت

مرزا صاحبؑ کو لوگ نہ مانیں۔ انہیں گالیاں دیں۔ انہیں بدتر سے بدتر ٹھہرائیں۔ مگر اتنا تو سوچیں کہ خدا نے اسلام سے نے لئے کیا یہی کیا کہ جبکہ اسلام ڈوب رہا تھا یا ایک اور ڈوبنے والا بھیجدیا۔ محبت کا تو تقاضا یہ تھا کہ خدا اس کی حفاظت کے سامان کرتا اور اُسے دشمنوں سے بچاتا۔

پھر پادری

مشہور قصہ ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور دو عورتیں جھگڑتی ہوئی آئیں۔ انہیں سے ایک عورت کے بچے کو بھیڑیئے نے کھالیا۔ وہ دوسری کے بچے کو اپنا بتلاتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ اس کا بچہ مارا گیا ہے اسوقت معاملہ بہت ٹیڑھا تھا۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ چھری لاؤ۔ میں ابھی فیصلہ کرتا ہوں بچے کو کاٹکر آدھا ایک کو دے دیتا ہوں اور آدھا دوسری کو۔ اسوقت جس عورت کا بچہ تھا۔ فوراً بے تاب ہو کر بول اُٹھی۔ کہ یہ بچہ میرا نہیں اسی کا ہے۔ اسی کو دیدیا جائے مگر دوسری خاموش رہی۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ یہ بچہ اسی کا ہے۔ جو کہتی ہے کہ میرا نہیں۔ کیونکہ اسکو اس سے ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور دوسری کو کچھ اثر نہ ہوا۔

پس مُسلمان رسول اللہ صلعم کے بچے کہلاتے ہیں اور دین خدا کا ہے۔ مگر لوگ اسپر غالب آرہے ہیں۔ اور دمبدم اسپر پتھروں کی بوچھاڑ کرتے رہتے ہیں ایسی حالت میں بجائے پتھروں سے بچانے کے خدا ایک اور پتھر پھینکنے والے کو بھیجدیتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کیا یہ بات ہو سکتی ہے۔ اس خیال کے لوگوں سے تو ہندہ ابو سفیان کی بیوی ہی زیادہ سمجھدار رہی جب اور عورتوں کے ہمراہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے لگی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک نہ کرنے کا اقرار کرایا تو وہ بے اختیار بول اُٹھی۔ کہ کیا ہم اب بھی شرک کرینگے۔ حالانکہ ہم نے بتوں کی اس قدر مدد کی۔ مگر ان سے کچھ نہ ہو سکا۔ اور آپ اکیلے تھے۔ مگر آپ نے خدا سے اس قدر نصرت پائی۔ اگر یہ بُت سچے ہوتے تو آپ کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔

پس جب اسلام خدا کا پیارا ہے۔ اور اس کی نُصرت و حفاظت کا وعدہ ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ خدا بجائے اظہار محبت کے اسکو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور اس کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کرتا۔

عام مسلمان اور احمدی

آج وہ لوگ جن کی ساری عزت ہی رسُول کریم صلعم کی اولاد ہونے کے باعث تھی۔ عیسائی ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی سے گندی گالیاں دیتے ہیں اور لکھو کھہا انسان عیسائی ہو چکے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کو کوئی حمایت اسلام کا خیال نہ پیدا ہُوا۔ مسلمانوں کا ایک یہ خیال کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ یہی ایک ایسا خیال ہے۔ جو اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں ٹھہرنے نہیں دے سکتا۔ اور کوئی مسلمان واعظ عیسائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا عیسےٰ زندہ ہے۔ اور محمدؐ فوت ہو گئے۔ اسوقت مسلمانوں کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحبؑ نے ایسے وقت میں اسلام کی یہ خدمت کی۔ اور اپنے شاگردوں کو ایسا تیار کیا کہ ان کے آگے سے پادری اس طرح بھاگتے ہیں۔ جس طرح لاحول سے شیطان عیسائیوں کے مقابلہ میں ہمارا ایک لڑکا چلا جائے۔ تو پادری گھبرا کر وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

احمدیت کا اثر

میں نے ایک دوست کو عربی کی تکمیل تعلیم کے لئے مصر بھیجا تھا۔ وہاں ایک مُسلمان قریب تھا۔ کہ عیسائی ہو جائے۔ وہ ان کو ملا۔ انھوں نے اسکو وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا۔ پھر وہ پادری کے پاس گیا اور گفتگو کی۔ وہ پادری بے اختیار بول اُٹھا۔ انت من القادیان۔ اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ دیکھو یا تو وہ وقت تھا۔ کہ یُورپ امریکہ سے لوگ ہمارے ملک میں عیسائی بنانے کے لئے آتے تھے۔ یا اب ہمارے مبلغ ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ بس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا کہ یا تو مسلمانوں کو پادریوں کے آگے چھپنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ یا اب پادریوں کے لئے چھپنے کی جگہ نہیں۔ یہاں تلوار نہیں طاقت نہیں۔ محض خدا کی تائید ہے۔ جو اپنا کام کر رہی ہے۔ اب یُورپ میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو لکھتے ہیں کہ ہم نہیں سوتے۔ جب تک کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر درود نہ بھیج لیں۔ اور سینکڑوں انسان عیسائیت سے نکلکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ گئے ہیں۔

حضرت مرزا صاحبؑ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ اب اسلام کی ترقی آپ کے ذریعہ دُنیا میں ہو گی اور باقی مذاہب آہستہ آہستہ ہٹا کر اسلام ہی قائم کیا جائے گا۔ اب ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں کہ میں نے حج کے دنوں میں آسمان پر ستاروں سے لکھا ہُوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دیکھا تھا۔ تب میں نے اسی حالت میں اپنے نانا صاحب کو کہ وہ بھی میرے ہمراہ حج میں تھے۔ کہا کہ وہ دیکھو اور پھر کہا آنیوالے آئینگے۔ پس یہ خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔

اگر حضرت مرزا صاحبؑ جھوٹے ہیں تو اسلام کی صداقت کی کوئی دلیل نہیں

اگر حضرت مرزا صاحبؑ جھوٹے ہیں تو مسلمانوں کے پاس اسلام کی صداقت کی کوئی دلیل نہیں۔ لوگ ان کو دجال اور جھوٹا وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں مگر وہ نہیں خیال کرتے کہ اگر آپ اسلام کے دشمن ہوتے تو آپ اسلام کی تائید میں سینہ سپر کیوں ہوتے اور اسلام کے دشمنوں سے جنگ کیوں کرتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کیا گیا کہ یہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں تو شیطان کے خلاف وعظ کہتا ہوں کیا شیطان پر بھی شیطان کے خلاف وعظ کہہ سکتا ہے پس اسی طرح جو لوگ حضرت مرزا صاحبؑ کو اسلام کا دشمن کہتے ہیں وہ اتنا تو سوچیں کہ کیا کوئی دشمن کی خدمت کے لئے اتنی کوشش کیا کرتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب سے خدا کا وعدہ

پس حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں لوگوں کو غور اور فکر سے کام لینا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ اسلام کے انوار اب دوبارہ دنیا میں پھیلینگے۔ ایک وقت میں آپ اکیلے تھے۔ مگر آج کئی لاکھ کی جماعت آپ کے کام کو دنیا میں جاری کرنے کیلئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے اور وہ دن قریب ہیں۔ جو دنیا میں آپ ہی کی جماعت نظر آئے گی۔ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ آپ کو جسقدر بُرے ناموں سے یاد کر سکتے ہیں کریں مگر ان کی تمام مخالفتیں بے اثر ہونگی۔ اور خدا آپ کو تمام دنیا میں عزت اور غلبہ دیگا خدا نے حضرت مرزا صاحب کو فرمایا۔ کہ دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ لوگ تو شب و روز آپ کو جھوٹا کہنے میں مصروف ہیں۔ مگر خدا اپنے زور آور حملوں سے آپ کی سچائی دنیا کے کناروں تک پھیلا رہا ہے۔

پس تم مسلمان رہے کے پاس اسلام کی صداقت کا اگر ثبوت ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کا وجود ہے۔ کیونکہ آپ کبھی ادنے عادات سے خدا کے وعدے کے مطابق بلند کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ آپ کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔ تو ان کے پاس اسلام کی صداقت کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ وہ یا تو آپ کو قبول کریں۔ یا اگر آپ کو جھوٹا کہتے ہیں۔ تو ان کو اسلام بھی جھوٹا کہنا پڑے گا۔ کیونکہ صداقت اسلام کی جو دلیل تھی۔ وہ ان کے پاس نہیں۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعے نظر آ رہی ہے۔

دنیا کی حالت

دنیا میں تغیرات آ رہے ہیں جنگوں نے دنیا کو بے حال کر رکھا ہے اور زلزلوں نے زیر و زبر کر دیا ہے۔ بیماریاں ہلاکت کے باعث پھیل رہی ہیں۔ اور یہ عذاب دنیا کا پیچھا نہیں چھوڑینگے۔ جب تک دنیا اصلاح کی طرف نہیں آئیگی۔ غور تو کرو۔ کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ پھر وہ کیوں اس قدر پر درد عذاب دنیا پر بھیج رہا ہے۔ اگر دنیا کی حالت اچھی ہو۔ تو خدا کیوں اس کو بھٹی میں ڈالے۔ وجہ یہی ہے۔ کہ لوگ خدا کے مامور و نبی کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔ معمولی بادشاہ یا لیڈر کا حکم ٹالا جائے تو لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ پھر جب خدا کے ایک مامور کی ہتک ہو اور خدا کی نافرمانی ہو پھر دنیا کیسے امن میں رہ سکتی ہے۔ دنیا آج جن عذابوں میں مبتلا ہے۔ آج سے چالیس سال پہلے ان عذابوں کا نام و نشان نہ تھا۔ لیکن آج ایسے عذاب آ رہے ہیں۔ کہ لوگ حیران ہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جب میرا گھوڑا اڑتا ہے۔ تو میں سمجھ لیتا ہوں۔ کہ میں نے خدا کی نافرمانی کی۔ کیونکہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی نہ کرتا تو میرا جانور میری نافرمانی نہ کرتا۔ لیکن آج لوگ اسقدر نفس پرستی میں غرق ہیں اسقدر خدا کو بھولا ہوا ہے کہ وہ ایک گھوڑے کے اڑنے سے نصیحت کیا لیتے۔ خود ان پر عذاب کے ہزاروں کوڑے پڑ رہے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ کیا لوگوں کے دل مر گئے۔ کیا ان کے کان میں کسی درد مند کی نصیحت کی آواز نہیں جاتی۔ یا دل پر اثر نہیں کرتی۔

نصیحت

میں آپ کو درد مند دل کیساتھ اور خیر خواہ قلب کیساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے ایمان کی فکر کرو۔ اور اپنی حالت پر غور کرو اپنے اعمال سے اسلام کی ہتک نہ کرو۔ اور اس کو جھوٹا ثابت نہ کرو۔ ذرا اپنی اصلاح کرو۔ خدا کی نشانیوں کو غور سے دیکھو۔ اسلام کیلئے شرم کا موجب نہ ہو۔ بلکہ فخر کا موجب ہو۔ اور اپنی اصلاح کی فکر کرو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ دیوے۔ اسلام سچا ہے اسکی سچائی دنیا میں پھیلیگی۔ خدا سے توفیق چاہو اور اسلام کی صداقت ثابت کرنے کا موجب ہو۔ ورنہ یاد رکھو۔ تم اپنی موجودہ حالت میں اسلام کو جھوٹا ثابت کر رہے ہو۔ اس سے ثابت ہے کہ اسلام تم میں نہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ اسلام تمہیں بلند نہ کرتا۔ تم اسلام کو مانتے

غیر احمدیوں کے جلسہ بیعت فسخ کرنیوالوں کی حقیقت

غیر احمدیوں کے اس جلسہ کا جو قادیان میں ہوا۔ بڑے سے بڑا نتیجہ یہ تھا کہ دو شخصوں کو بیعت فسخ کرنے والوں کے طور پر پیش کیا گیا۔ اگرچہ گھروں میں جا کر ان علماء نے شعر مرحمت ادیم السماء کے مصداق مولویوں نے یہاں کذب بیانی سے کام لیا کہ بیعت فسخ کرنے والوں کی تعداد پچاس تک بیان کی۔ اس کے متعلق ہماری طرف سے علیحدہ چیلنج دیا جا چکا ہے۔ جس کے متعلق ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ اسے قبول کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔

مذکورہ بالا دو شخصوں میں سے ایک تو قادیان کے قریب کا ہی ہے۔ جس کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور مخبوط الحواس سا آدمی ہے۔ اور دوسرا شاہ آباد ضلع کرنال کا تھا۔ جس کو بڑے فخر سے پیش کیا گیا۔ اس کی حقیقت بھی ہم ظاہر کر چکے ہیں۔ حال میں اس کے متعلق ہمارے پاس اس کے وطن کے دو معزز آدمیوں کی شہادتیں پہنچی ہیں۔ جنھیں درج ذیل کرتے ہیں۔ جن سے اس کی حقیقت اور زیادہ واضح ہو جائیگی۔ پہلی شہادت یہ ہے:۔

فقیر محمد خان ولد عبد الغنی خان پٹھان شاہ آباد ایک مراقی آدمی ہے۔ اس کی طبیعت پر استقلال نہیں ہے۔ آج کچھ ہے تو کل کچھ ہے۔ محمد صدیق خان نمبردار بقلم خود ساکن شاہ آباد ضلع کرنال

دوسری شہادت

فقیر محمد خان ولد عبد الغنی واقعی مخبوط الحواس آدمی ہے۔ اور اس کا حواس تقریباً عرصہ ۵ یا ۹ سال سے ایسا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ کوئی ملازمت نہیں کر سکتا ہے۔

العبد

حکیم قاضی محمد صدیق ساکن شاہ آباد ضلع کرنال

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۱ء

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہوگا نہ کہ الفضل و ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رضہ کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ:۔

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ دگنے کے بجائے تین روپے کے دو روپے فی تولہ اصلی ممیرا عہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جنکی آنکھیں دکھتی ہوں۔ انکے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع و فتق طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی و پوست درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر

احمد نور۔ تاجر مہاجر۔ قادیان گورداسپور

مجرب المجرب ادویات

(جن کا مفصل اشتہار ۱۷ مارچ کے الفضل میں نکل چکا ہے)

سرمہ نور۔ دھند غبار۔ جالا۔ ککرے کیلئے اکسیر فی تولہ عہ

حب اکسیر مقوی۔ پٹھوں کو دوبارہ زندگی دینی والی عہ

روغن اکسیر۔ پٹھوں کو درست و مضبوط کرنیوالا عہ

سفوف چار۔ مدد کرنیوالا اعضاء رئیسہ کی کمزوری دور کرتا ہے عہ

حکیم عطا محمد۔ قادیان۔ پنجاب

ایک سوال

ہماری ایجاد کردہ میدہ کی سیویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے؟

جواب۔ اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائگاں جانے سے بچا دیا ہے۔ اور خوبی یہ کہ نابالغ بچہ چلا سکتا ہے۔ پرزے مختصر اور مضبوط ہیں۔ اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں نکالتی ہے۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے۔ دوسری مشینوں کی طرح ڈٹ بھی نہیں نکالنا پڑتا۔ اور اسمیں ایسا پرزہ لگا ہوا ہے۔ کہ جہاں چاہو لگالو۔ اور قیمت بھی صرف للعہ

بغیر پرزہ ہے اور قلعی شدہ ہونے پر ایک روپیہ زیادہ

پتہ

فضل کریم۔ عبد الکریم۔ قادیان۔ پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے۔ بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے۔ بشرط ناپسند ہونیکے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جسمیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے انتخابی لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے۔ جو ایک مسلمان کا کام ہے۔ فقط

المشتہر عبد الحکیم۔ احمدی ڈاک خانہ ناتھ نگر۔ بھاگلپور

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور پانی پت کی قدیمی صنعت نیز دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ انکی دلفریبی۔ عمدگی۔ خوشنمائی خوبصورتی۔ نفاست۔ نزاکت چمک دمک پائیداری اور مضبوطی کی تعریف اور تصدیق دو درجن سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کر چکے ہیں۔ یہ اصل موتیوں کی مانند گول۔ صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی۔ خوشنمائی اور نفاست ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانیپر نہایت آسانی سے چمکدار اور مجلا ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہمیشہ خوشنما چمکدار اور کارآمد رہتے ہیں۔ نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے نتھوں اور بالیوں وغیرہ میں ڈالنے کیلئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان میں سوراخ ہیں اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں۔ تو واپس فرما کر قیمت منگالیں۔ قیمت علاوہ محصول صرف تین روپے فی درجن ہے۔ ملنے کا پتہ

شیخ محمد انوار الدین۔ پانی پت۔ محلہ انصار

مجرب دوائیں

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

روغن مقوی۔ اس روغن کے صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہر قسم کی کمزوری کی تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپے

بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کا مجرب علاج ہے۔ اور بادی بواسیر کو بھی نافع ہے۔ مسوں کو خشک کرتی ہے بارہا تجربہ کیا گیا اور مفید پایا قیمت دو روپیہ۔

ہر قسم کی ادویات ملنے کا پتہ۔ احمدیہ شفاخانہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

الخطبہ

دو نوجوان لڑکوں کے واسطے جن کی تنخواہ ۵۵ اور ۸۰ روپیہ ماہوار علے الترتیب ہے۔ رشتہ کی خواستگاری ہے۔ لڑکیاں کنواری۔ نیک۔ مقبول صورت ہوں۔ خط و کتابت۔ ایم۔ ایس۔ معرفت امور عامہ قادیان ہووے۔

ناظر امور عامہ

ہندوستان کی خبریں

انتخاب میونسپل کا بائیکاٹ دہلی میں تارکان موالات نے میونسپل کمیٹی کے آیندہ انتخاب کو بائیکاٹ کردیا ہے۔ اور وہ لوگوں کو پرچیاں نہ دینے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

میونسپل مظالم موضع چرالہ ضلع گنٹور (مدراس) کے باشندگان پر میونسپلٹی نے ٹیکس لگایا ہے۔ باشندوں نے بطور احتجاج گاؤں خالی کردیا ہے۔ تمام لوگ آس پاس کے دیہاتوں میں جارہے ہیں۔ لوگ جو اسباب چھوڑتے جاتے ہیں میونسپلٹی اکو قرق کرتی جاتی ہے۔

شب برات کی آتشبازی سے آگ شب برات کے روز آتشبازی کی چنگاری سے حافظ محمد علیم تاجر چرم کان پور کا گودام واقعہ فراشخانہ جل کر خاک ہوگیا۔

ضلع پرتاپ گڈھ میں مسٹر گاندھی سے بیزاری پرتاپ گڈھ میں سینکڑوں ٹوپیاں جلادیگئی ہیں۔ اور مسٹر گاندھی کی جے کا نعرہ اب عام نہیں رہا۔ پچھلے دنوں پریاگ سمتی کے چند والنٹیر بچلیم تسار یرا ضلع الٰہ آباد میں ایک شفاخانہ قائم کرنے گئے تھے۔ ان کو ہجوم نے گھیر لیا۔ اور دہمکی دی۔ کہ اگر تم گاندھی کے پیرو ہو۔ تو تمہاری مرمت کی جائے گی۔ ہجوم کو والنٹیروں نے یقین دلایا کہ ہمارا مسٹر گاندھی یا ان کی تحریک عدم تعاون سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم سیوا کمتی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسٹر ظفر علیخان کا جرمانہ ۲۰ر اپریل کو وزیرآباد کے تحصیلدار معہ اہلکاران دلیا کے کرم آباد گئے۔ اور مسٹر ظفر علی خان کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے چار بھینس۔ دو گھوڑیاں چھ بیل اور گنے پیلنے کا ایک بیلن بطور قرقی قبضہ میں لے

میونسپل بورڈ الٰہ آباد اور مسٹر گاندھی الٰہ آباد میونسپل بورڈ کے جلسہ میں تحریک ام

پنجاب میں غلہ کی حالت سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ قریباً تمام صوبہ کی زمین بغیر بارش کے مردہ پڑی ہے۔ نہری فصل امید افزا ہے۔ مگر بارانی زمین سوکھی پڑی ہے۔ چوپائے چارہ کے نہ ملنے کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں۔ بعض اضلاع میں گندم کا نرخ بڑھ گیا ہے۔

مارشل لا کمپنسیشن کمیٹی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہز اکسلنسی گورنر پنجاب نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ان نقصانات کے معاوضہ کے متعلق فیصلہ کریگی۔ جو اپریل میں امرتسر۔ لاہور اور گوجرانوالہ کے فسادات کے موقعہ پر ظہور میں آئے تھے۔

دختر شادی لال کی شادی آنریبل سر جسٹس شادی لال چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کی دختر کی شادی آنریبل لالہ سکھبیر سنگھ مظفر نگر کے صاحبزادے لالہ ہری راج سروپ کے ساتھ ۲۹ر اپریل کو لاہور میں ہوئی۔

بازاری عورتیں کانگریس میں دہلی کی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے اراکین کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور سنا گیا ہے کہ چاوڑی بازار کی تمام بازاری عورتیں بھی اس سلک میں منسلک ہوگئی ہیں۔

حامیان عدم تعاون کا تشدد دربھنگہ میں تین مسلمانوں کو اس جرم میں سزا دی گئی ہے کہ انہوں نے پنچایت کرکے ایک شخص کو شکنجہ کی سزا دی اس نے دعوےٰ کردیا۔ ملزمین کو چھ چھ ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ ہوگیا۔ مگر ان کو اپیل تک رہا کردیا گیا ہے۔

مہنت نرائن داس کا استعفا مہنت نرائن داس اور اسکے چیلا مہنت دیو داس نے ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کی عدالت میں گوردوارہ کمیٹی کے چند اراکین کے خلاف استغاثہ دائر کیا ہے کہ انہوں نے گوردوارہ کی اراضی پر جبراً قبضہ کرلیا ہے۔

گوردواروں کا قانون غیر متعین عرصہ کیلئے ملتوی گورنمنٹ پنجاب کے روبرو جو گوردواروں کے متعلق نیا قانون بنانے کی تجویز پیش

ممالک غیر کی خبریں

مصری وفد میں پھوٹ قاہرہ ۳۰۔ اپریل۔ وزارت مصر اور لنڈن کی گفت و شنید کے بارے میں زاغلول پاشا کے رویہ کے متعلق مصری وفد میں پھوٹ پڑگئی ہے

لارڈ کرزن پر جرمانہ ۲۷ر فروری کو موٹر کو خطرناک طور پر تیز چلانے کے قصور میں لارڈ کرزن ممبر پارلیمنٹ پر برائٹن میں پانچ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ ایک کانسٹیبل نے بیان کیا کہ وہ ۲۵ سے ۳۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر لے جارہے تھے۔ لارڈ کرزن نے کہا کہ ۲۳ سال سے میں موٹر چلا رہا ہوں۔ کبھی خطرناک رفتار کی بنا پر میری طلبی نہیں ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ گیارہ مرتبہ ان پر مقررہ رفتار سے بڑھ جانے کا الزام لگایا جاچکا ہے۔

مصر میں پھر ہنگامہ ہوا گورنر کی موٹر جلادی گئی لنڈن یکم مئی۔ قاہرہ کے تاروں میں مرقوم ہے کہ طنطہ کے مقام پر چند فسادی آدمیوں نے ایک عام مظاہرہ میں شریک ہوکر پولیس کو بھگا دیا۔ بعد کو مسلح پولیس نے مجمع پر گولیاں چلائیں۔ جس سے دو یا تین آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ جب ہنگامہ کے موقعہ پر گورنر نمودار ہوئے۔ تو مجمع کے لوگ بھاگ گئے۔ لیکن بعد کو ان کا موٹر جلادیا گیا۔ اور ان کے محل کو لوگوں نے گھیر لیا گورنر کی استدعا پر قاہرہ سے مصری فوج کے ایک سو آدمی بھیجے گئے ہیں۔

فلسطین میں ہنگامہ لنڈن ۲ر مئی۔ یافہ کے نزدیک ایک ہنگامہ ہوا۔ جمیں ۲۲ یہودی مارے گئے اور ۸۰ زخمی ہوئے۔ بہت سی دوکانیں لوٹ لی گئیں۔

روئی کے ذخیرہ میں سخت آتشزدگی اسکندریہ ۲۴ اپریل۔ پورٹ منیا کے ذخیرہ روئی میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ اور روئی کے ۱۴ ہزار گٹھے خاکستر ہوگئے۔

ترکی شہزادہ کا فرار انگورا کو لنڈن یکم مئی قسطنطنیہ سے ایک برقی پیام مظہر ہے کہ شہزادہ عمر فاروق آفندی خلف ولیعہد عبدالمجید آفندی انگورا کو بھاگ